



سوال

(327) حاملہ عورت کو طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا بیوی سے جھگڑا ہو گیا ہے جبکہ وہ چار ماہ کی حاملہ تھی میں اسے میکے چھوڑ آیا، پھر اس کی غیر موجودگی میں تین بار طلاق، طلاق کہہ دیا۔ میری بیوی نے یہ الفاظ نہیں سنے، اس کے لیے عموماً یہ الفاظ استعمال کرتا رہا کہ میں نے اسے فارغ کر دیا ہے بعد ازاں اس نے ایک بچے کو جنم دیا حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ ہمیں صلح کرنا پڑی۔ کتاب و سنت کی روشنی میں اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اپنی بیوی کو طلاق دینے کا یہ طریق کار انتہائی غلط اور خلاف شرع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے انسان پر اظہار ناراضی فرمایا ہے، البتہ احناف کے نزدیک اس انداز سے دی ہوئی ایک مجلس کی تین طلاق تینوں ہی نافذ ہو جاتی ہیں اور طلاق دہندہ کی بیوی ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جاتی ہے جبکہ قرآن و حدیث کے مطابق اس انداز سے دی ہوئی تین طلاق صرف ایک رجعی واقع ہوتی ہے۔ صورت مسئلہ میں طلاق کے وقت بیوی حاملہ تھی اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: **”حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے“**۔ [۶۵/الطلاق: ۴]

لہذا مذکورہ عورت کی عدت وضع حمل کے بعد ختم ہو چکی ہے اب اگر بیوی اپنے سابقہ خاوند کے ہاں آنا چاہے تو نکاح جدید ہوگا کیونکہ عدت ختم ہوتے ہی نکاح بھی ختم ہو چکا ہے۔ تجدید نکاح کے بغیر رجوع کا موقع ہاتھ سے نکل چکا ہے اگر صلح نئے نکاح سے ہوتی ہے تو ٹھیک بصورت دیگر ابھی سے نیا نکاح کر لیا جائے اور نئے نکاح کے بغیر صلح کرنے کی غلطی پر اظہار ندامت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مساکین کو صدقہ و خیرات بھی دیا جائے۔ آخر میں ہم یہ کہنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ خانگی معاملات میں جذبات میں آکر فیصلے نہ کئے جائیں بلکہ نہایت سنجیدگی اور ذہانت سے ایسے نازک معاملات کو نبٹایا جائے اور شریعت کا دامن کسی وقت بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

حذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث



جلد: 2 صفحہ: 345